Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۴۹ ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۲۴ احسان ۱۳۵۴ ہش ۲۴ جون ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۴۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لغزش و گناہ نفوسِ ناقصہ کا خاصہ ہے اور مغفرت و رحم خدا کی صفتِ قدیم ہے

جو انسان بھی پشیمان ہو کر سچے دل سے معافی چاہے وہ خدا تعالیٰ کو غفور و رحیم پائے گا

"اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ومن یعمل سوءًا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً رحیماً جس سے کوئی بد عملی ہو جائے یا اپنے نفس پر کسی نوع کا ظلم کرے اور پھر پشیمان ہو کر خدا سے معافی چاہے تو وہ خدا کو غفور و رحیم پائیگا۔ اس لطیف اور پُر حکمت عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جیسے لغزش اور گناہ نفوسِ ناقصہ کا خاصہ ہے جو ان سے سرزد ہوتا ہے اس کے مقابلہ پر خدا کا ازلی اور ابدی خاصہ مغفرت و رحم ہے اور اپنی ذات میں وہ غفور و رحیم ہے یعنی اس کی مغفرت سرسری اور اتفاقی نہیں بلکہ وہ اسکی ذاتِ قدیم کی صفتِ قدیم ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہے اور جوہر قابل پر اس کا فیضان چاہتا ہے یعنی جب کبھی کوئی بشر بروقت صدور لغزش و گناہ بہ ندامت و توبہ خدا کی طرف رجوع کرے تو وہ خدا کے نزدیک اس قابل ہو جاتا ہے کہ رحمت اور مغفرت کے ساتھ خدا اس کی طرف رجوع کرے اور یہ رجوعِ الٰہی بندۂ نادم اور تائب کی طرف ایک دو دم تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی ذات میں خاصۂ دائمی ہے اور جب تک کوئی گناہ گار توبہ کی حالت میں اس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ خاصہ اس کا ضرور اس پر ظاہر ہوتا رہتا ہے۔

پس خدا کا قانونِ قدرت یہ نہیں ہے کہ جو ٹھوکر کھانے والی طبیعتیں ہیں وہ ٹھوکر نہ کھاویں یا جو لوگ قویٰ بہیمیہ یا غضبیہ کے مغلوب ہیں انکی فطرت بدل جائے بلکہ اس کا قانون جو قدیم سے بندھا چلا آتا ہے یہی ہے کہ ناقص لوگ جو بتقاضاء اپنے ذاتی نقصان کے گناہ کریں وہ توبہ اور استغفار کر کے بخشے جائیں۔" (براہینِ احمدیہ صفحہ ۱۷۵ حاشیہ نمبر ۱۱)

"واضح ہو کہ توبہ لغتِ عرب میں رجوع کرنے کو کہتے ہیں اسی وجہ سے قرآن شریف میں خدا کا نام بھی توّاب ہے یعنی بہت رجوع کرنیوالا اسکے معنے یہ ہیں کہ جب انسان گناہوں سے دستبردار ہو کر صدقِ دل سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس سے بڑھ کر اسکی طرف رجوع کرتا ہے اور یہ امر سراسر قانونِ قدرت کے مطابق ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۲۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۴ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

کمر میں درد بدستور ہے البتہ سر درد میں افاقہ ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

میری ننھی بچی عطیۃ القیوم شدید بخار میں مبتلا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے میری بچی کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین۔

(محمد جلال شمس شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

میری بیٹی عزیزہ حفیظہ صادقہ کا نکاح ۵۰۰ پونڈ حق مہر پر عزیز رفیق احمد صاحب بھٹی ابن مکرم منیر احمد صاحب بھٹی مقیم انگلستان کے ساتھ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے ۳۰ مئی ۱۹۷۵ء کو پڑھا ۷ جون کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(اہلیہ حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب واقفِ زندگی)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"اپنی طبیعتوں کو اس طرف مائل کرو کہ ہم احمدیت کے لئے، اسلام کے لئے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں گاڑنے کے لئے، خدائے قادر و توانا کے جلال اور عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں بروقت حصہ لینا بھی اسی قربانی کا ایک حصہ ہے۔ اس فنڈ کو جو غلبۂ اسلام کے لئے جاری کیا گیا ہے مضبوط بنائیے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ احسان ۱۳۵۴ ھ ش
۲۴ جون ۱۹۷۵ء

اپنے ربّ کی پناہ پر بھروسہ رکھنے والے

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ مامور من اللہ کی بعثت سے ما قبل کے زمانہ کی حیثیت شیطان کے لئے ایک سنہری دَور کی ہوتی ہے۔ اُس وقت وہ انسانوں کو راہِ حق سے پوری طرح گمراہ کرنے، انہیں پنجۂ اسیری میں گرفتار کرنے اور اپنا تابع فرمان بنانے کے بعد ان کے قلوب و اذہان پر حکمرانی کر رہا ہوتا ہے۔ اُس کے لئے اِس سے زیادہ بے فکری اور مطمئن ہو کر اپنی کامیابیوں اور کامرانیوں پر خوش ہونے کا اَور کوئی زمانہ نہیں ہوتا۔ اسے تسلّی ہوتی ہے کہ جس راہ پر مَیں نے لوگوں کو ڈال دیا ہے انہیں اس راہ سے ہٹانے اور راہِ راست پر لانے والا کوئی موجود نہیں ہے۔ گمراہی و ضلالت کی گھٹا ٹوپ تاریکی کے اُس دَور میں جب خدا تعالیٰ اصلاحِ خلق کی غرض سے اپنے کسی مامور کو مبعوث کر دیتا ہے تو شیطان کی یہ بے فکری اور خوشی و خوش فہمی خاک میں مل کر رہ جاتی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے اور اچھی طرح جانتا ہے کہ اب اُس کے کئے کرائے پر پانی پھر کر رہ جائے گا۔ تاہم وہ ہمّت نہیں ہارتا اور اپنے کیل کانٹوں سے لیس ہو کر پھر میدان میں نکل آتا ہے۔

وہ بیک وقت دو رُخی مہم کا آغاز کر کے دو مختلف اور متضاد سمتوں میں مصروفِ کار ہو جاتا ہے۔ ایک طرف وہ لوگوں کو مامور من اللہ کی آواز پر کان نہ دھرنے کی تلقین کرتا ہے اور انہیں اُکساتا ہے کہ وہ اُس کی مخالفت کرنے اور اُسے ناکام بنانے میں اپنا پورا زور صرف کر ڈالیں۔ دوسری طرف جو لوگ مامور من اللہ پر ایمان لے آتے ہیں ان کے دِلوں میں وہ وسوسے ڈالنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ وہ اس کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر راہِ حق سے پلٹ جائیں اور پھر پہلے ہی کی طرح اندھیروں میں بھٹکنے لگیں۔ لوگوں کو مامور من اللہ کے خلاف بھڑکانا اور اُکسانا اُس کے لئے آسان ہوتا ہے اِس لئے کہ وہ پہلے ہی سے اُس کے پیچھے چلتے ہوتے ہیں اور اُس کے اشاروں پر چل رہے ہوتے ہیں وہ اُس کے اِس نئے مشورہ پر بھی بلا توقف عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ برخلاف اِس کے مامور من اللہ پر ایمان لانے والوں کو از سرِ نو بدراہ کرنا اُس کے لئے آسان نہیں ہوتا کیونکہ اکثر و بیشتر اُن میں وُہی لوگ ہوتے ہیں جن میں سعادت کے پہلے سے کچھ نہ کچھ آثار موجود ہوتے ہیں جو ایمان لانے کے بعد پختہ سے پختہ اور نمایاں سے نمایاں تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ بایں ہمہ اِس امر کا خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں کوئی خام طبع اور ناپختہ کار اُس کے بہکائے میں نہ آجائے۔ اِس لئے ایسے لوگوں کی بروقت رہنمائی ضروری ہوتی ہے۔ اِسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اِس خطرہ سے بطور خاص خبردار فرمایا اور شیطان کے ہتھکنڈوں میں نہ آنے کی نہایت پُر زور طریق پر تلقین فرمائی۔

مومنوں کے خلاف شیطان بالعموم جو ہتھکنڈہ استعمال کرتا ہے وہ یہی ہوتا ہے کہ وہ انہیں ایمان لانے کے بعد پیش آنے والی مشکلات اور تکالیف کا خوف دلا کر انہیں دُنیا کے فانی عیش کی طرف لوٹ جانے کی تلقین کرتا ہے حالانکہ اُس عیش کی حیثیت اُخروی انعامات کے مقابلہ میں انتہائی حقیر قیمت کی ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کے اِس فریب سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:-

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (النحل آیات ۹۶، ۹۷)

ترجمہ:- اور تم اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کے بدلہ میں حقیر (اور تھوڑی سی) قیمت (رکھنے والی چیز) مت لو۔ اگر تم عقل رکھتے ہو تو سمجھ لو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے یقیناً (اِس تھوڑی سی قیمت رکھنے والی چیز سے بدرجہا) بہتر ہے۔ جو کچھ (اِس دنیا میں) تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ (ہمیشہ) رہنے والا ہے اور (ہمیں اپنی ہی ذات کی قسم ہے کہ) جو لوگ ثابت قدم رہے ہیں ہم انہیں یقیناً ان کے بہترین عمل کے مطابق (ان کے تمام اعمال صالحہ کا) بدلہ دیں گے۔

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو شیطان کے اِس ہتھکنڈے سے خبردار کر کے انہیں اس کے بہکائے میں نہ آنے اور دنیا کے فانی اور انتہائی حقیر عیش و آرام کی خاطر اُس اجر سے جو اُن کے لئے اللہ کے پاس ہے (اور جو دنیا کے حقیر اور فانی عیش سے بدرجہا بہتر اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والا ہے) اپنے آپ کو محروم نہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے تاہم حقیقت یہ ہے کہ شیطان کی اِس ترغیب کا حقیقی مومنوں پر قطعاً کوئی اثر نہیں ہوتا وہ مشکلات و مصائب برداشت کرنے میں صبر و استقلال کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھا کر اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتے ہیں کہ ان کی نگاہ میں دنیا کے فانی عیش و آرام کی پرِ کاہ کے برابر بھی وقعت نہیں ہے۔ اُس کا داؤ صرف ان لوگوں پر ہی چلتا ہے جو پہلے ہی سے اُس کے دوست ہونے کے باعث حقیقی معنوں میں مومن ہوتے ہی نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے خلاف شیطان کے اس وار کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۝ (النحل آیات ۱۰۰، ۱۰۲)

ترجمہ:- (سچی) بات یقیناً یہی ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اپنے ربّ (کی پناہ) پر بھروسہ رکھتے ہیں ان پر اُس (یعنی شیطان) کا کوئی تسلّط نہیں ہے۔ اس کا تسلّط صرف ان لوگوں پر ہوتا ہے جو اُسی کے دوست ہوتے ہیں اور جو اُس کی وجہ سے (پہلے ہی سے) شرک میں مبتلا ہوتے ہیں۔

الغرض اپنے ربّ کی پناہ پر بھروسہ رکھنے والے حقیقی مومن شیطان کی دستبُرد سے کلیتہً محفوظ ہوتے ہیں وہ ان پر کبھی اور کسی حال میں بھی تسلّط حاصل نہیں کر سکتا اُنکی اپنی کسی خوبی کی وجہ سے نہیں بلکہ اُس پناہ کی وجہ سے جو خدا کی جناب سے انہیں حاصل ہوتی ہے اور اس پناہ پر کامل بھروسہ اور توکّل کی دولت سے وہ مالا مال ہوتے ہیں۔

اخترِ شیریں زباں مولا کو پیارا ہو گیا

سن پچھتّر بیس۲ ماہِ جون کو وقتِ ضحیٰ
اخترِ شیریں زباں مولا کو پیارا ہو گیا

دوستوں کا دوست تھا اور رونقِ بزمِ سخن
خوش خصال و خوش بیان و خوش خرام و خوشنوا

حمدِ باری اور مدحِ شاہِ بطحاؐ کیلئے
گلشنِ احمدؑ کا وہ بلبل رہا نغمہ سرا

بہرِ دینِ مصطفیٰؐ کی اُس نے درویشی قبول
اور درویشی پہ اپنی عمر بھر نازاں رہا

تا دمِ آخر رہا قائم وہ اپنے عہد پر
مردِ حق آگاہ تھا وہ پیکرِ مہر و وفا

الغرض شبیر وہ زندہ رہا تو بہرِ دیں
حسنِ نیّت تھی جو یُوں حسنِ عمل ظاہر ہوا

اُس کی تربت پر الٰہی سایۂ رحمت رہے
اور اپنا قُرب اُس کی رُوح کو تو کر عطاء

(چوہدری شبیر احمد وکیل المال اوّل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کی حقیقت و اہمیت اور اسکے فیوض و برکات

محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج جسنرائر فجی

ریڈیو فیجی پر نشر کیا گیا۔

برادران! بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ آپ نے اپنی زندگی میں رات دن ایک کر کے اس مہم کو چلایا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کی تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی "نشأۃ ثانیہ" کے لئے مبعوث فرمایا تھا اور اسلام کو زندہ اور تروتازہ کرنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت تھی ان سب کو آپ نے پوری کامیابی سے سرانجام دیا اور اسلام کی حقانیت عظمت اور سربلندی کے لئے آپ نے ہزارہا نشان دکھائے اور بے نظیر اور بے مثال لٹریچر لکھ کر اسلام کا سکّہ ہمیشہ کے لئے بٹھا دیا۔

مگر یہ بات تو ظاہر ہے کہ دنیا میں کسی انسان کو دوام حاصل نہیں اللہ تعالیٰ نے موت وفوت کا سلسلہ دنیا میں قائم کر رکھا ہے اس سے آپ بھی مستثنیٰ نہیں تھے آپ نے بقضاء الٰہی ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پائی۔ آپ کی وفات کے بعد ۲۷ر مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کی جماعت نے آپ کے ایک مخلص سرپار حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی اور اس طرح آپ کے بعد جماعت احمدیہ پھر ایک ہاتھ پر جمع ہو گئی اس لئے جماعت احمدیہ تمام دنیا میں ۲۷ر مئی کو یوم خلافت کے طور پر مناتی ہے اور آج کی تقریر اسی سلسلہ میں ہے

قرآن کریم سے اور اللہ تعالیٰ کے انبیاء کی تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی نبی یا رسول کو بھیجتا ہے تو اس کا کام صرف اس پر ختم نہیں ہو جاتا کہ آواز دے کر واپس چلا جائے بلکہ ہر نبی اور رسول بھیجنے کا اللہ تعالیٰ نے یہ مقصد رکھا ہے کہ اس کے ذریعہ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کیا جائے جس کے لئے ایک لمبے نظام اور اجتماعی کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ نبی کی عمر محدود ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت اور طریق ہے کہ وہ نبی کے ہاتھ سے صرف تخم ریزی کا کام لیتا ہے اور پھر اس کی وفات کے بعد اس کی جماعت میں سے قابل اور اہل لوگوں میں سے یکے بعد دیگرے اس کے جانشین بنا کر اس کے کام کو پورا کرتا ہے۔ یہ جانشین خلیفہ کہلاتے ہیں۔ خلیفہ عربی زبان کا لفظ ہے اس کے معنے "پیچھے آنے والا" اور "دوسرے کی جگہ قائمقام بننے والا" انگریزی میں خلیفہ کیلئے SUCCESSOR کا لفظ ہے اور اس نظام کو خلافت کا نظام کہتے ہیں۔ نبیوں کے سلسلہ کے ساتھ یہ نظام بھی ہمیشہ سے چلا ہے چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی
الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ۔
وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ
الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ
وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ
خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔ یَعْبُدُوْنَنِیْ
لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا
وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ
فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ

(النور ۵۶)

یعنی "اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دئیے جائیں گے۔"

یہ آیت استخلاف ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں خلافت کے دائمی طور پر جاری رہنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اسی آیت استخلاف کے ماتحت ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جماعت احمدیہ میں نظام خلافت قائم فرمایا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے اڑھائی سال قبل ایک کتاب لکھ کر شائع فرمائی جس کا نام "الوصیت" ہے اس میں آپ نے اپنی وفات کے بارے میں اپنے الہامات درج فرمائے اور بتایا کہ ان الہامات کی رو سے میری وفات اب قریب ہے۔ آپ نے اس کتاب میں جماعت کو تسلی دی اور بتایا ہے کہ غمگین مت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی قدیم سنت کے مطابق میرے بعد بھی اپنی قدرت کا نمونہ دکھائے گا اور خلافت کے نظام کو قائم کر کے اس سلسلہ کو کامل ترقی اور عروج بخشے گا چنانچہ آپ "الوصیت" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آ جائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے . . . اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے

(۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے

(۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے ایسا ہی حضرت موسیٰ کے وقت میں ہوا۔ . . . ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ . . . . سو اے عزیزو!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی (یعنی میری وفات کے قریب ہونے کی خبر) غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصیت ۶ تا ۷)

الغرض قرآن کریم کی آیت استخلاف کے مطابق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات فرمودہ "الوصیت" کے مطابق ضروری تھا کہ آپ کے بعد آپ کی جماعت میں نظام خلافت قائم ہوتا اور ہوا بھی ایسا ہی۔ چنانچہ جب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی تو اس کے دوسرے روز یعنی ۲۷ مئی کو قادیان اور بیرون جات کے جو احمدی جمع تھے اور ان میں جماعت کا چیدہ حصہ شامل تھا انہوں نے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو حضرت مسیح موعود کا پہلا خلیفہ منتخب کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔

حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ جماعت کے بزرگ ترین اصحاب میں سے تھے اور علم و فضل اور تقویٰ و طہارت کے لحاظ سے جماعت کے اندر بے نظیر حیثیت رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کو اپنے خاص دوستوں میں شمار کرتے تھے۔ آپ دینی علوم میں کامل ہونے کے علاوہ علم طب اور دیگر علوم مشرقیہ میں نہایت بلند پایہ رکھتے تھے اور قادیان آنے سے پہلے آپ مہاراجہ جموں و کشمیر کے دربار میں بطور شاہی طبیب کام کر چکے تھے۔ قرآن کریم کے آپ عاشق تھے آپ نے ساری عمر قرآن کریم کا درس دیا۔ اور اپنی خلافت کے زمانہ میں بھی اس کو جاری رکھا۔ آپ کا بیان دلکش اور طبیعت نہایت سادہ اور تکلفات سے پاک تھی۔ آپ ۱۹۰۸ء سے لیکر ۱۹۱۴ء تک خلافت پر فائز رہے جو چھ سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ آپ کی وفات کے بعد جماعت نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو بطور خلیفہ منتخب کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے اور آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر بڑی عظیم الشان پیشگوئیاں کی تھیں آپ نہایت کامیابی کے ساتھ ۵۲ سال تک خلافت کے مقام پر متمکن رہے آپ نے قرآن کریم کی بے نظیر خدمت کی۔ اردو زبان میں آپ نے قرآن کریم کی دو تفسیریں "تفسیر کبیر" اور "تفسیر صغیر" کے نام سے لکھیں۔ انگریزی زبان میں آپ کی خاص نگرانی اور رہنمائی کے ماتحت علماء کے ایک بورڈ نے ترجمہ اور جامع تفسیر تیار کی۔ آپ نے ۱۹۶۵ء میں وفات پائی۔ اس کے بعد جماعت نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ کو خلیفہ منتخب کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جماعت احمدیہ میں تیسرے خلیفہ ہیں۔ اس وقت آپ ہی کی خلافت اور قیادت میں جماعت احمدیہ اسلامی خدمات بجا لا رہی ہے۔ آپ نے ۱۹۷۰ء میں ویسٹ افریقہ کے سات ملکوں کا دورہ کیا۔ ان ملکوں میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن پہلے سے قائم ہیں۔ اس دورہ کے دوران آپ نے وہاں کی حکومتوں کے مشورہ سے پروگرام بنایا کہ ان ملکوں میں بڑے پیمانہ پر ایک تو ہسپتال کھولے جائیں اور دوسرے سکول اور کالج قائم کئے جائیں۔ آپ نے اپنی جماعت سے اپیل کی کہ وہ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پچاس لاکھ روپے دیں۔ جماعت نے یہ رقم آپ کے سامنے پیش کر دی۔ آپ کی اس سکیم کے مطابق ان ملکوں میں اب تک متعدد ہسپتال قائم کر دیئے گئے ہیں اور دن بدن مزید ہسپتال قائم کئے جا رہے ہیں۔ آپ کی اپیل پر نہایت قابل اعلیٰ ڈگریوں کے مالک تجربہ کار ڈاکٹروں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے اور افریقہ جا کر وہاں کے دکھی انسانوں کی قابل قدر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اسی طرح سکول اور کالج بھی کافی تعداد میں کھولے گئے ہیں اور اپنے امام کی اپیل پر کئی نوجوانوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں اور اب وہ افریقہ پہنچ کر سکولوں اور کالجوں میں تعلیمی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

دسمبر ۱۹۷۳ء میں آپ نے جماعت کے سامنے "صد سالہ احمدیہ جوبلی" کا عظیم منصوبہ پیش کیا۔ اس منصوبہ کے لئے آپ نے جماعت کے سامنے اڑھائی کروڑ روپے کے فنڈ کا بھی اعلان کیا۔ مگر جماعت نے ایمان، اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ دس کروڑ روپے سے بھی زیادہ کے وعدے آپ کے سامنے پیش کر دیئے۔ اس عظیم منصوبہ کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی سو بڑی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر کے ان ملکوں میں قرآن کریم گھر گھر پہنچا دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ وسیع پیمانہ پر تبلیغ اسلام کے لئے ہر ملک میں مشن قائم کئے جائیں گے

الغرض جماعت احمدیہ خلافت کے بابرکت نظام کے ماتحت دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اور ہم اپنے مولیٰ کریم کے بے حد شکرگزار ہیں کہ وہ ہمیں اسلام کی خدمت کی توفیق دے رہا ہے۔ خدا کرے کہ اس کے فضل ہم پر ہمیشہ جاری رہیں۔ آمین

وآخر دعوانا
ان الحمد للہ
رب العلمین

مینیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

خالد و تشحیذ الاذہان کے چندہ کی یاد دہانی

خریداران خالد و تشحیذ الاذہان جن کا چندہ ماہ جون یا جولائی ۷۵ء میں ختم ہو رہا ہے ان کو بذریعہ جوابی کارڈ یاد دہانی کروائی گئی ہے براہ کرام جلد اپنے چندہ کی ادائیگی (بذریعہ آرڈر مینیجر خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ) کر کے ادارہ کی اعانت فرمائیں۔

(مینیجر خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

خدام الاحمدیہ ربوہ کیلئے ضروری اعلان

"مرکز کی طرف سے ماہ جون کے لئے "دافع البلاء" کتاب امتحان کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ تمام خدام اس کتاب کی اچھی طرح تیاری کریں"

(مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

اخویم محترم چوہدری نعمت اللہ صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع حیدرآباد سندھ کی بچی عزیزہ عارفہ بعمر تقریباً ۹ سال متعلم کلاس ششم دو یوم بعارضہ بخار و خناق بیمار رہ کر مورخہ یکم جون بروز اتوار بوقت ۹ بجے رات حیدرآباد کے ہسپتال میں فوت ہو گئی

انا للہ وانا الیہ راجعون

چوہدری صاحب موصوف پے در پے صدمات سے دوچار ہوئے ہیں سب سے پہلے چچا کی وفات بعد ازاں والدہ صاحبہ کی وفات اور اب عزیزہ بچی عارفہ کی اچانک وفات جس کی وجہ سے چوہدری صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ سخت نڈھال ہیں اور چوہدری صاحب کی صحت پر نمایاں اثر ہے ——— احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو آئندہ ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور ان صدمات کے برداشت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مسعود احمد انسپکٹر وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۸)

مسل نمبر ۲۲۱۰۸

میں میاں محمد الدین ولد چوہدری نور بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۱۲ ایکڑ نزد ربوہ قیمت ۲۰،۰۰۰/- روپے

۲۔ مکان ایک عدد واقع چک ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور قیمت ۸،۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت زمیندارہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ میاں محمد الدین ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ براستہ شاہ کوٹ ضلع لائلپور

گواہ شد۔ ماسٹر محمد عبد اللہ ولد چوہدری غلام محمد صاحب ۶۹ گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ چوہدری رحمت اللہ ۶۹ ر۔ب ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۱۰۹

میں ماسٹر محمد عبد اللہ ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی رقبہ ۴ کنال واقع چک ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ قیمت ۴۰۰۰/- روپے

۲۔ مکان ایک عدد رقبہ ۴ مرلہ واقع چک ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ قیمت ۲۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۲۵/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ زرعی زمین سے ۱۰۰/- سالانہ آمد ہے اس کا حصہ آمد بشرح چندہ عام داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔

العبد۔ ماسٹر محمد عبد اللہ ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ چوہدری رحمت اللہ وصیت ۶۱۹۲ گھسیٹ پورہ لائلپور۔

گواہ شد۔ خدا بخش سیکرٹری تعلیم گھسیٹ پورہ لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۱۱۰

میں زینب بی بی زوجہ چوہدری غلام رسول صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۸۴ ج۔ب سرشمیر روڈ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے

(حصہ وصیت کی ادائیگی کی ذمہ وار خود ہوں)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ زینب بی بی ۸۴ ج۔ب سرشمیر روڈ ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ چوہدری عبد الرحمن قادیانی وصیت ۱۲۱۸۴ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ حکیم محمود احمد وصیت ۱۶۵۴۴ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور۔ (باقی)

مطالعہ کتب

ماہ جولائی کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آسمانی فیصلہ" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام اس کتاب کو مرکز سے حاصل کر کے خدام کو مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ عالم بی بی صاحبہ مکان ۱۴/۲۲ محلہ دار الرحمت ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم خواجہ محمد الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۴/۲۲ واقعہ محلہ دار البرکات ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ دیگر وارثان کو پلاٹ مذکورہ بالا بمع مکان عزیزہ امۃ المجید ناہید صاحبہ دختر خواجہ محمد الدین صاحب مرحوم کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۴/۲۲ بمع مکان امۃ المجید ناہید صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

بی۔ ایڈ میں داخلہ

سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور

سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور کی بی۔ ایڈ کلاس میں داخلے کے لئے کچھ نشستیں ابھی خالی ہیں۔ ایسے امیدوار جو پہلے درخواستیں نہیں دے سکے وہ ۲۸ اور ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کو مع اصل اسناد اور ان کی مصدقہ نقول انٹرویو کے لئے ۹ سے ۱۲ بجے دوپہر تک حاضر ہوں۔

بی۔ ایس سی تھرڈ ڈویژن بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔ مفصل قواعد وضوابط کالج کے پراسپکٹس میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ (اخبار نوائے وقت مؤرخہ ۲۱/۶/۷۵ کالم ۱)

(ناظر تعلیم)

ولادت

۱۔ برادر عزیز چوہدری داؤد احمد کاہلوں کو مؤرخہ ۱۹ جون بروز جمعرات اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ

نومولود کا نام بلال داؤد تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم چوہدری محمد اشرف صاحب کاہلوں مرحوم آف چک ۳۰/۱۱-ایل ضلع ساہیوال کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب کاہلوں آف لائلپور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے، لمبی عمر دے اور والدین اور عزیز و اقارب کے لئے وہ باعث ٹھنڈک ہو۔ (چوہدری ناصر احمد کاہلوں چک ۳۰/۱۱-ایل براستہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال)

۲۔ میرے بڑے بھائی کو اللہ تعالیٰ نے سات جون ۱۹۷۵ء کو بچہ عطا فرمایا ہے۔ جو حکیم عبد الرحمن صاحب کا لڑکا اور میاں عبد الغنی صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ بچے کو اللہ تعالیٰ صحت اور لمبی عمر زندگی عطا کرے اور دین کا خادم بنائے۔ آمین

(عبد العزیز شاکر برادر حکیم عبد الرحمن صاحب ساکن چک شکری ڈاکخانہ نصیرہ ضلع گجرات)

درخواست دعا

میرا چھوٹا بھائی محمد احمد محمود عرصہ چار ماہ سے بیمار ہے اور آجکل سول ہسپتال کراچی میں داخل ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جلد شفا دے۔ آمین

(فیاض رسول بابر محلہ دار العلوم غربی۔ ربوہ)

قائدین کرام! رپورٹ ہفتہ وصولی کا انتظار ہے۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم دین کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ طلبہ کو بھجوانے کی کوشش کی جائے

امراءِ اضلاع و مربیان سلسلہ سے ضروری گزارش

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۳ ظہور ۱۳۵۴ہش مطابق ۲۳ر اگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔اے، بی۔اے اور ایم۔اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں:-

۱۔ "میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم سے کم پچاس ساٹھ طالب علم آنے چاہئیں ستر ہوں تو بہتر ہے۔"

۲۔ نیز حضورؓ فرماتے ہیں:-

"جماعتیں ہم سے آدمی ضرور مانگتی ہیں۔ جب کوئی شخص ملتا ہے یہی کہتا ہے ہماری طرف کوئی آدمی نہیں بھیجتے ... مبلغ لڑکوں سے ہی تیار ہو سکتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جسے ہماری جماعت کے لوگ سمجھ نہ سکیں کہ اگر ہم اپنے بیٹوں کو مدرسہ احمدیہ میں نہیں بھیجتے تو ہمیں سلسلہ کی طرف سے مبلغ بھی نہیں مل سکتے۔ تمہارے ہی بیٹے ہیں جو مبلغ بن سکتے ہیں۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرمایا:-

۱۔ "ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرون پاکستان تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کریں۔ ... لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم حاصل کر کے باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے۔"

۲۔ نیز حضور فرماتے ہیں:-

"ہم نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور ... جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آ رہے۔ باہر کا ہر ملک لکھ رہا ہے کہ یہاں لوگ ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں مبلغ کم ہیں ہماری طرف مبلغ بھجوائیں۔ میں نے مٹی یا آٹے کے بُت بنا کر تو نہیں بھیجنے۔ جب تک جماعت اپنے بچے وقف نہ کرے ... اس وقت تک دنیا اور جماعت کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔"

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے:-

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم سے کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے اور ۲۳ر اگست کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو ہوگا۔ آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ آپ اپنے حلقہ کے احمدی نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرماویں اور خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔

امید ہے آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اور آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں پیش کریں اس سے خاکسار کو مطلع فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

محترم حافظ مبارک احمد صاحب سابق استاد جامعہ احمدیہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے قدیم عالم دین اور دعا گو بزرگ محترم حافظ مبارک احمد صاحب سابق استاد جامعہ احمدیہ مختصر علالت کے بعد ۱۸ر احسان (جون) بروز بدھ صبح پونے چار بجے کم و بیش نوّے سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم حافظ صاحب مرحوم حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ لمبے عرصہ تک جامعہ احمدیہ میں فقہ کے استاد رہے۔ آپ سلسلہ احمدیہ کے متبحر عالم دین اور جماعت کے اکثر علماء کے استاد تھے بلکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پڑھانے کا بھی خصوصی شرف آپ کو حاصل ہوا۔ حدیث اور فقہ کے علوم میں بالخصوص بہت ماہر تھے۔ وطن مالوف بھیرہ تھا۔ آپ کے والد حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب میں سے تھے۔ بیوہ کے علاوہ پانچ لڑکے اور ایک بیٹی آپ کی یادگار ہیں۔ گزشتہ سال آپ کو اپنے ایک جوان سال بیٹے کی وفات کا صدمہ دیکھنا پڑا جسے آپ نے مومنانہ صبر سے برداشت کیا مگر اس کے بعد صحت گرتی ہی چلی گئی۔

نماز جنازہ اسی روز مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب صدر محلہ دارالرحمت غربی نے پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر بھی مولوی محمد صدیق صاحب نے ہی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کی تائی صاحبہ محترمہ عائشہ بی بی اہلیہ حضرت میاں نور محمد صاحب آف پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ۲۲ر جون ۱۹۷۵ء کی شب کو ۲½ بجے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عمر قریباً ۷۰ سال پائی۔ موضع پیرکوٹ میں مکرم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ گوجرانوالہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مسجد مبارک کے شرقی میدان میں بعد نماز عصر نماز جنازہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن ہوئیں۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے دو لڑکے (شریف احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ حافظ آباد اور اقبال احمد صاحب تاجر کرونڈی ضلع خیرپور) اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ چاروں بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(سلطان احمد پیرکوٹی۔ دفتر الفضل ربوہ)

مجلس انصار اللہ کا ہفتہ تربیت

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے تربیتی لائحہ عمل میں ہفتہ تربیت کے انعقاد کے لئے ۲۱ر تا ۲۶ر جون کی تاریخیں مقرر کی ہیں۔ امید ہے کہ جملہ مجالس اہتمام کے ساتھ یہ ہفتہ منا رہی ہوں گی۔ ہفتہ کے ختم ہونے پر رپورٹ قیادت تربیت کو بھجوائیں۔

قائد تربیت
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

درخواست دعا

عزیزم طاہر جاوید H.M.C کوہاٹ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب اس کی لمبی عمر اور صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

(عبدالحفیظ خان ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

خدام کے انعامی مقالہ کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ر جون ۱۹۷۵ء ہے۔ (مہتمم تعلیم)